فکرِ مدینہ کی ترغیب پر مشتمل رسالہ

شاہراہِ اولیاء

ترجمہ

منہاج العارفین

مصنف

امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی

مترجم

مولانا ابو واصف العطاری المدنی

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ اسلامی کتب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

تاریخ: ۵ جمادی الآخر ۱۴۲۶ھ   حوالہ: ۱۰۶

تصدیق نامہ

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصّلوٰۃُ والسّلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

شاہراہ اولیاء

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔

مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے۔

البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس

تفتیشِ کتب و رسائل

13 - 07 - 2005

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدینۃ العلمیہ

از۔ بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ
مولانا ابوبلال محمّد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللّٰہ علیٰ اِحْسانِہٖ و بِفَضْلِ رسُولِہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے۔ ان تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھالیا ہے۔ اس کے مُندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

۱﴾ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲﴾ شعبۂ درسی کتب

۳﴾ شعبۂ اصلاحی کتب

۴﴾ شعبۂ تراجمِ کتب

۵﴾ شعبۂ تفتیشِ کتب

''المدینۃ العلمیہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علّامہ مولٰنا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰی سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعت مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول ''المدینۃ العلمیہ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بِجاہِ النّبی الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

رَمَضان المبارَک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

زیرِ نظر رِسالہ ''شاھراہِ اولیاء'' سیّدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ''منھاج العارفین'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔ اس رِسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور وفکر یعنی ''فِکرِ مدینہ'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ مثلاً انسان کو چاہئے کہ دِن اور رات پر غور کرے کہ جب دِن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رُخصت ہوجاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نُور انسان کو حاصل ہوجائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رُخصت ہوجاتی ہے۔ مسجِد میں داخل ہوتے وَقت غور کرے کہ کس عظمت والے ربّ عزوجل کے گھر میں داخل ہو رہا ہے؟ اسی طرح عبادَت کرتے وَقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو ربّ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ علیٰ ھذالقیاس۔ حتَّی الاِمکان کوشش کی گئی ہے کہ مقصودِ مصنف کو اس ترجمے کے ذَرِیعے آسان سے آسان کرکے آپ تک پہنچایا جائے۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو علمائے اہلِ سنّت سے رجوع فرمائیں۔

الحمدللہ عزوجل! اس ترجمے کو اسلامی بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ اصلاحی کُتب کو حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات کا عامل اور مَدَنی قافِلوں کا مسافر بننے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیہ کو دِن پچیسویں رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے۔

آمین بِجاہِ النّبی الْاَمین صلی اللہ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کُتب (المدینۃ العلمیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ابتدائیہ

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے عارفین کے دِلوں کو اپنے ذِکر کی نورانیت سے منوّر فرمایا اور ان کی زَبانوں کو اپنے شُکر میں مشغول کیا، ان کے اعضاء کو اپنی عبادت کی قوّت بخشی، وہ عارفین اُنسیت کے باغات میں خوشحال زِندگی بسر کرتے ہیں، مَحَبَّت کا آشیانہ ان کا ٹھکانہ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں اور وہ ان کا چرچا فرماتا ہے، اللہ عزّ وجل ان سے محبت فرماتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں، اللہ عزّ وجل ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہے، فقر ان کا اصل سرمایہ ہے، وہ اللہ عزّ وجل کے خوف سے لرزاں وترساں زِندگی گزارتے ہیں، ان کا علم گناہوں کے لئے دواء ہے، ان کی معرفت میں دِلوں کا علاج ہے، وہ اللہ عزّ وجل کی برہان کے نورانی چراغ ہیں، وہ اللہ عزّ وجل کی حکمت کے خزانے کی کنجیاں ہیں، ان عارفین کا امام وہ ہے جو چمکتا ہوا چاند، ان کا راہنما وہ ہے جس کا نور چار سو پھیلا ہوا ہے، جو عربوں اور ان کے سرداروں کا سردار ہے یعنی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلی اللہ علیہ وسلم، پاکیزہ پھل بابَرَکت دَرَخت سے ہی حاصل ہوتا ہے جس کی جڑیں عقیدۂ توحید ہے اور تقویٰ اس کی شاخیں ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، لاشرقیّۃ و لاغربیّۃ یکاد زیتھا یضیٓء ولو لم تمسسہ نار ط نورٌ علیٰ نور یھدی اللّٰہ النورہ ط من یّشاء ویضرب اللّٰہُ الامثال لِلنّاس وَاللّٰہ بکل شیٓء علیم ترجمۂ کنزالایمان : جو نہ پورب کا نہ پچھم کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اُٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لئے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پ۱۸، النور ۳۵) اور ارشاد فرمایا، وَمن لم یجعل اللّٰہ لہ نورًا فمالہ من نورٍ ترجمۂ کنزالایمان : اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں۔ (پ۱۸، النور ۴۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا دُرود ہے جس کی نشانیاں آسمان میں ظاہر ہیں، جس کے انوار باغاتِ جنّت میں پھیلے ہوئے ہیں، جس کی عمدگی پر انبیاء علیہم السلام گواہ ہیں اور آپ پاکیزہ آل اور پاک کرنے والے صحابہ پر بھی دُرود ہو۔

مُریدین کے لئے نصیحت

پیارے اسلامی بھائی ! یہ نصیحت خوف، اُمید اور مَحبت کے بیان پر مشتمل ہے۔ یاد رکھو! خوف کے حصول کے لئے علم کی، اُمید کے حصول کے لئے یقین کی اور (اللہ عزّ وجل کی) محبت کے حصول کے لئے معرفت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان تینوں کی کچھ علامات بھی ہیں۔ چُنانچہ خوف کی علامت دِل میں گھبراہٹ کا پیدا ہونا، اُمید کی علامت کچھ طلب کرنا اور مَحبت کی علامت محبوب پر نثار ہونا ہے۔ ان تینوں کی مثال حرم، مسجد اور کعبہ ہے، چُنانچہ جو اِرادت کے حرم میں داخل ہوا وہ مخلوق سے امان پا گیا اور جو مسجد میں داخل ہوا، اس کے اعضاء اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال ہونے سے بچ گئے اور جو کعبہ میں داخل ہو گیا اس کا دِل ذِکرُ اللہ کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہونے سے باز رہا۔ جب صبح طلوع ہو جائے تو انسان کو چاہئے کہ وہ رات کی تاریکی اور دِن کی روشنی کے بارے میں غور و تفکر کرے جس سے اسے پتہ چلے گا کہ جب ان میں سے ایک کی آمد ہوتی ہے تو دوسرے کی برتری ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب نورِ معرفت ظاہر ہوتا ہے تو انسان کے اعضاء سے نافرمانی کی سیاہی جاتی رہتی ہے۔ اگر بندے کی حالت ایسی ہو کہ وہ موت کے لئے تیار ہو تو وہ اس توفیق و عصمت پر اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کرے اور اگر اس کی حالت ایسی ہو کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہو تو مضبوط ارادے اور بھرپور کوشش کے ذَرِیعے اس کیفیت سے باہَر نکل آئے۔

پیارے اسلامی بھائی ! یاد رکھو کہ تمہارے لئے بارگاہِ الٰہی عزّ وجل کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں جس طرح اس تک پہنچنے کے لئے اس کی اطاعت کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ تم اپنے بُرے اعمال کے سبب سابقہ زِندگی کے برباد ہونے پر شرمندہ ہو اور اپنے ظاہر کو گناہوں اور باطن کو بُرائیوں سے پاک کرنے، اپنے دِل سے غفلت کو دُور کرنے، اپنے نفس سے شہوت کی آگ بجھانے، سیدھے راستے پر اِستقامت حاصل کرنے اور صدق کی سواری پر سوار ہونے کے لئے اپنے ربّ عزّ وجل سے مدد طلب کرو کیونکہ دِن دلیلِ آخِرت اور رات دُنیا کی دلیل ہے۔ نیند موت کی گواہ ہے اور بندہ اپنے سامنے آنے والی شے (یعنی موت) کی طرف بڑھ رہا ہے اور اپنی پچھلی زِندگی پر نادم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، **یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ م بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ**

ترجمۂ کنزالایمان : اس دِن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا۔ (پ ۲۹، القیامۃ ۱۳)

احکامِ دل کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! کسی بھی دِل کی چار حالتیں ہوتی ہیں۔ (۱) بُلندی (۲) کشادگی (۳) پستی (۴) سختی

پس......دِل کی بلندی ذِکرُ اللہ عزوجل میں ہے۔

اس کی کشادگی رِضائے الٰہی عزوجل پا لینے میں ہے۔

اس کی پستی غیرُ اللہ عزوجل میں مشغول ہونے میں ہے......اور

اس کی سختی یادِ الٰہی عزوجل سے غافل ہو جانے میں ہے۔

دل کی بُلندی کی تین علامات ہیں

﴿۱﴾ اطاعتِ الٰہی عزوجل میں دِل کی موافقت کا پایا جانا۔

﴿۲﴾ احکامِ شرع کو پورا کرنے میں دِل کی طرف سے مخالفت کا نہ ہونا......اور

﴿۳﴾ دِل میں عبادت کے شوق کا مستقل ہونا۔

دل کی کشادگی کی علامات بھی تین ہیں

﴿۱﴾ توکل ﴿۲﴾ صدق ﴿۳﴾ یقین

دل کی پستی کی نشانیاں بھی تین ہیں

﴿۱﴾ خودپسندی ﴿۲﴾ دکھاوا ﴿۳﴾ دُنیا کی حرص

دل کی سختی کی بھی تین علامات ہیں

﴿۱﴾ دِل سے لذّتِ عبادت کا جاتے رہنا۔

﴿۲﴾ دِل میں نافرمانی کی کڑواہٹ کا محسوس نہ ہونا......اور

﴿۳﴾ حلال کو بلا دلیل مشکوک سمجھنا۔

حفاظلت کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! سرورِ عالم،نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، **طلب العلم فريضة على كل مسلم**

ترجمہ : علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (سنن ابن ماجه، ج ۱، ص ۱۴۶ ، رقم الحديث ۲۲۴ مطبوعة دار المعرفة بيروت)

اس حدیث میں علم سے مُراد نفس کا علم ہے۔لہٰذا ضروری ہے کہ مُرید کا نفس یا تو شکر کرنے والا ہو یا معذرت کرنے والا ، پھر اگر اس کو قبول کر لیا جائے تو اسے فضل سمجھے اور اگر ٹھکرا دیا جائے تو اسے عدل جانے۔ یاد رکھو! عبادَت کرنے کی توفیق ربّ عزوجل کی طرف سے ہی ہے، گناہوں سے باز رہنا بھی اس کی حفاظت سے ہے اور ان دونوں میں مستقل مزاجی غور و فکر اور بے قراری سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

حفاظلت کی کُنجی

موت کی یاد ہے کیونکہ اس میں قیدِ نفس سے رہائی اور دشمن (یعنی شیطان) سے چھٹکارا ہے۔موت کا آنا زِندگی کو یومِ محشر کی طرف پھیر دینے کے لئے ہے اور یادِ موت اسی وَقت نفع بخش ہوسکتی ہے کہ مختلف اوقات میں غور و فکر (یعنی فکرِ مدینہ) کیا جائے۔ یاد رکھو! غور و فکر کے لئے فُرصت کے لئے زُہد (یعنی دُنیا سے بے نیاز ہونا) درکار ہے۔ زُہد اپنانے کے لئے تقویٰ (یعنی گناہوں سے پرہیز) کا ہونا ضروری ہے، تقویٰ کے لئے خوفِ خدا عزوجل اور خوفِ خدا عزوجل کے حصول کے لئے یقین محکم درکار ہے، جبکہ یقین کی دُرستی تنہائی اور بھوک سے حاصل ہوتی ہے جبکہ یہ دونوں کوشش اور صبر سے حاصل ہوتے ہیں، ان دونوں تک پہنچنے کے لئے انتہائی اِخلاص درکار ہے اور اخلاص کے لئے علم کی حاجت ہوتی ہے۔

نیّت کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! انسان کے لئے ہر ہر کام میں نیّت کا ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ حدیث میں ہے، **انما الاعمال بالنيات ولكل امرئ مانوى** ''یعنی اعمال کا ثواب نیّتوں کے مطابق ملتا ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیّت کی۔'' (صحيح البخاری، ج ۱، ۵، باب كيف كان بدء الوحی، رقم الحديث ۱ ، مبطوعة دار الكتب العلمية بيروت)

ایک اور مقام پر فرمایا، **نية المؤمن خير من عمله** ''یعنی مؤمن کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (مجمع الزوائد، باب في نية المؤمن، ج ۱، ص ۲۲۸، رقم الحديث ۱، مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت)

وَقت بدلنے سے نیّت میں بھی تبدیلی ہوجاتی ہے اسی لئے نیّت کرنے والا شدید آزمائش میں مبتلاء ہوجاتا ہے جب کہ دوسرے لوگ عافیت میں ہوتے ہیں۔چنانچہ کسی مُرید کیلئے حفاظتِ نیّت سے بڑھ کر مشکل کوئی عمل نہیں۔

ذکر کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! اپنے دِل کوزَبان کا قبلہ بنالواور بوقتِ ذِکر بندگی کی حیاءاور رَبوبیت کی ہیبت کومحسوس کرو۔ یادرکھو! اللہ تعالٰی تمہارے دِلی اِرادوں پر آگاہ ہے، وہ تمہارے ظاہری اعمال کو بھی ملاحظہ فرمارہا ہےاور تمہاری گفتگو کے مقصد کو بھی جانتا ہے۔لہٰذا تم اپنے دِل کوغم کے پانی سے دھولواور اس میں خوف کی آگ روشن کرلو۔ جب تمہارے دِل سے غفلت کا پردہ ہٹ جائے گا تو تمہارا ذِکرِاللہ عزوجل کرنا اور اللہ عزوجل کا تمہارا چرچا کرنا ایک ساتھ واقع ہوگا۔اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے،

ولذِکْرُ اللّٰہِ اکبر ترجمۂ کنزالایمان : اور بے شک اللہ کا ذِکر سب سے بڑا (ہے)۔ (پ ۲۱، العنکبوت، ۴۵)

ربّ عزوجل تم سے بے نیاز ہونے کے باوُجود تمہارا ذِکر کرتا ہےاور تم اس کا ذِکرمحتاجی کی بناء پر کرتے ہو۔ربّ تعالٰی ارشادفرماتا ہے، **الا بذِکر اللّٰہ تطمئن القلوب** ترجمۂ کنزالایمان : سن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔(پ ۱۳، الرعد، ۲۸)

پس دِلوں کا اطمینان ان کے ذِکراللہ عزوجل میں ہے اور دِلوں کا خوف ان کے سامنے اللہ عزوجل کا ذِکر کرنے میں ہے۔ اللہ تعالٰی ارشادفرماتا ہے، **انّما المؤمنون الّذِین اِذا ذِکر اللّٰہ وجلت قُلوبھم** ترجمۂ کنزالایمان : ایمان والے وُہی ہیں کہ جب اللہ (کو) یادکیا جائے ان کے دِل ڈَر جائیں۔ (پ ۹، الانفال ۲)

ذِکر کی دوقسمیں ہیں۔ (۱) ذِکرِ خالص اور (۲) ذِکرِ صافی۔

ذِکرِ خالص سے مُراد وہ ذِکر ہے جس کے دَوران انسان کا دِل غیراللہ سے نگاہ ہٹانے میں اس کی موافقت کرے اور **ذِکرِ صافی** وہ ذِکر ہے جو دِل کے مائل نہ ہونے کے باوُجود پوری ہمّت صَرف کر کے کیا جائے۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا، "اے اللہ میں تیری ثناء بیان نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی ثناء کی ہے۔" (صحیح مسلم، ص ۲۵۲، باب مایقال فی الرکوع والسجود، مطبوعۃ دارابن حزم بیروت)

شُکر کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! ہر انسان کو اللہ تعالٰی کی نعمتیں مسلسل ملتی رہتی ہے۔ لہٰذا ! اِسے چاہئے کہ وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرے اور شکر کا ادنٰی مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالٰی کی عطا کردہ نعمتوں میں غور کرے، اس کی عطاء پر راضی ہو، اور اُس کی کسی نعمت کی ناشکری نہ کرے۔ جبکہ شکر کی انتہاء یہ ہے کہ زَبان سے بھی ان نعمتوں کا شکر کرے۔ بلاشبہ ساری مخلوق پوری کوشش کے باوُجود اللہ عزوجل کی ایک نعمت کے شکر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اس لئے کہ شکر کی توفیق ملنا بھی ایک نئی نعمت ہے، لہٰذا اس پر بھی شکر واجب ہے۔ چُنانچہ تم پر ہر توفیقِ شکر پر بھی زِیادہ سے زِیادہ شکر کرنا لازم ہے۔ لیکن جب اللہ تعالٰی کسی بندے کو اپنا وَلی بنالے تو اس سے کثرتِ شکر کی ذِمّہ داری اُٹھادیتا ہے۔ وہ اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوجاتا ہے اور اسے اس عمل کا ثواب بھی دُگنا عطا فرماتا

ہے جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ اس کا بندہ اس تک نہیں پہنچ پائے گا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا،

وَماکان عطاء ربِّک محظورًا ترجمۂ کنزالایمان : اور تمہارے ربّ کی عطاء پر روک نہیں۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل ۲۰)

لباس کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! لباس اللہ تعالٰی کی ایک ایسی نعمت ہے جس سے بندہ اپنے بدن کو ڈھانپتا ہے اور سب سے بہتر لباس لباسِ تقوٰی ہے۔ چُنانچہ تمہارا بہترین لباس وہ ہے جو تمہارے دِل کو یادِ الٰہی عزوجل سے غافل نہ کرے۔ جب تم لباس پہنو تو اللہ تعالٰی کی اپنے بندوں سے مَحبت کو یاد کرو کہ وہ کس طرح اُن کے عیوب پر پردہ ڈالتا ہے اور اپنی پوری مخلوق میں سے کسی بندے کو اس کے عیب کی وجہ سے رُسوا نہیں فرماتا۔ تم اپنے عیوب کے بارے میں فِکرمند رہو اور اِن کے خاتمے کے لئے بارگاہِ خداوندی میں ہمیشہ گڑگڑاتے ہوئے اسے پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرو کیونکہ جب بندہ اپنے کسی گناہ کو بھول جائے تو گویا یہ بھی اس کے لئے ایک قِسم کی سزا ہی ہے جس کی وجہ سے اس گناہ کی سزا میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ اب اگر تم خوابِ غفلت سے بیدار ہوچکے ہو تو اپنے گناہوں کی ہر وَقت یاد رکھو اور اپنے باطن کو بُرائیوں سے روکنے کے لئے آنسو بہاؤ، اس پر خوف کو غالب کرو اور اپنے ربّ عزوجل سے حیاء کی وجہ سے پانی پانی ہوجاؤ۔ جب تک بندہ اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتا رہتا ہے، اللہ تعالٰی اور اس کی طرف سے دی جانے والی نیکی کی توفیق سے محروم رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے اِرادوں کو خوف و اُمّید کے حوالے کردو۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا، واعبُدْ ربّک حتّی یاتیک الیقیْن ترجمۂ کنزالایمان : اور مرتے دَم تک اپنے ربّ کی عبادت میں رہو۔ (پ ۱۴، الحجر ۹۹)

قیامِ نماز کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! جب تم نَماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے دِل سے غفلت کو دُور کرلو اور اپنے نفس کو جہالت کی نیند سے بیدار کرلو۔ اپنے پورے وُجود کے ساتھ اس کی بارگاہ میں ایسا جھکو (یعنی رُکوع کرو) جو تمہیں (یعنی تمہارے دِل کو) زِندہ کردے اور تمہارے نفس کو تمہارے تابع کردے۔ اپنی ہر حَرَکت اور سکون پر غور کرتے ہوئے کھڑے ہو اور اپنے دِل کے ہمراہ ملکوتِ اعلیٰ کی طرف سفر شروع کرو۔ یاد رکھو! اپنے دِل کو اپنے نفس کے تابع مت کرنا کہ نفس زمین کی طرف اور دِل آسمان کی طرف مائل ہوتا ہے اور اللہ تعالٰی کے اس فرمان کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنالو، الَیہِ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ترجمۂ کنزالایمان : اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔ (پ ۲۲، فاطر ۱۰)

مسواک کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! مسواک اِستعمال کرو کہ اس میں تمہارے مُنہ کی پاکیزگی اور ربّ تعالیٰ کی رِضا ہے۔ یہ تمہارے ظاہر و باطن کو بُری میل سے پاک کردیتی ہے اور تمہارے اعمال کو خود پسندی اور دِکھاوے کی گندگی سے صاف کردیتی ہے۔ اپنے دِل کا علاج ذِکر اللہ عزوجل کی صافی سے کرو اور ہر اس کام کو چھوڑ دو جو تمہیں نفع کی بجائے نقصان دے۔

قضائے حاجت کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو غور کرو کہ نجاست کو دُور کرنے میں کتنی راحت ہے۔ جب تم استنجا کرو تو اپنے اونچے سَر کو نیچا کر دو، تکبر کا دَروازہ بند کردو اور بابِ ندامت کھول دو۔ اس کے بعد شرمندگی کی چٹائی پر بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرنے میں لگ جاؤ اور اس کی منع کردہ اشیاء سے باز رہو اور اس کے حکم پر عمل کیلئے مشقت اُٹھانے پر صبر کرو، اپنے شر کرمٹانے کے لئے غصہ اور شہوت کو چھوڑ دو، اُمید اور خوف دونوں کو اپنا لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف کو اپنانے والی قوم کی تعریف فرمائی ہے، چُنانچہ ارشاد ہوتا ہے، انّھم کانوا یسارِعون فِی الْخیرات ویدْعوننا رغبا ورھبا ط وکانو ا لنا خاشعیْن ترجمۂ کنزالایمان : بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے اُمید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ (پ ١٧، الانبیاء ٢٠)

پاکیزگی کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! جب تم پاکی حاصل کرچکو تو پانی کی صفائی، پتلے پن، پاکیزگی، ستھرے پن پر غور کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے بَرَکت والا بنایا ہے، چُنانچہ ارشاد ہوتا ہے، ونَزّلنا من السّمآء مآء مبارَکا ترجمۂ کنزالایمان : اور ہم نے آسمان سے بَرَکت والا پانی اُتارا۔ (پ ٢٦، ق ٩) چنانچہ تم پانی کو ان اعضاء کے دھونے میں استعمال کرو جن کو پاک کرنا اللہ عزوجل نے تم پر فرض کیا ہے اور اپنے ربّ عزوجل کی بارگاہ میں ایسے مُخلص ہو جاؤ جیسے یہ پانی خالص ہوتا ہے (یعنی اس میں کسی شے کی ملاوٹ نہیں ہوتی) لہٰذا چشمِ دل کو غیر اللہ کی طرف نظر پڑنے اور اپنے ہاتھوں کو کسی دوسرے کے لئے بڑھنے سے دھوڈالو، غیر اللہ پر فخر کرنے سے اپنے سَر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو کسی دوسرے کی طرف چلنے سے دھوڈالو اور دِین کا فہم عطا کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔

مسجِد کے لئے گھر سے نکلنے کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! جب تم اپنے گھر سے مسجد جانے کے لئے نکلو تو یاد رکھو کہ تم پر اللہ عزوجل کے کچھ حقوق ہیں جن کی ادائیگی تم پر لازم ہے۔ انہی میں سے سکون ووقار (سے زندگی بسر کرنا) اور اللہ تعالیٰ کی نیک و بدمخلوق کو نگاہِ عبرت سے دیکھنا بھی ہے۔ اللہ تبارَک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، وتِلک الامثال نضر بھا للنّاس وما یعقِلھآ اِلا العالِمون

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔ (پ ۲۰، العنکبوت ۴۳)

اپنی آنکھوں کو غفلت اور شہوت کی نگاہ سے بچاؤ، سلام میں پہل کرو اور (کسی کے سلام کرنے پر) اس کا جواب دے کر اسے عام کرو، جو تجھ سے سیدھی راہ چلنے پر مدد طلب کرے اس کی مدد کرو، بھلائی کا حکم دو، اور بُرائی سے منع کرو اگر تم (شرعی طور پر) اس کے اہل ہو اور گمراہوں کو سیدھی راہ دِکھاؤ۔

مسجد میں داخل ہونے کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! جب تم مسجد کے دروازے پر پہنچ جاؤ تو یاد رکھو کہ تم نے اس عظیم اور ہر شے پر قُدرت رکھنے والے مالک کے گھر داخل ہونے کا اِرادہ کیا ہے جو صِرف پاکیزہ شے کو قبول فرماتا ہے اور اس کی بارگاہ میں اِخلاص ہی مقبول ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تم اپنے آپ پر غور کرو کہ تم کون ہو؟ کس کے لئے ہو؟ کہاں کھڑے ہو؟ کس دیوان (یعنی رِجسٹر) سے تمہارا نام باہر لایا گیا ہے (جنتیوں کے یا دوزخیوں کے)؟ جب تم اپنے آپ کو اللہ عزوجل کی عبادت کے لئے تیّار کر چکو تو اندر داخل ہو جاؤ کہ تمہیں اس کی اجازت اور امان ہے، وگرنہ ایسی بے تابی کے ساتھ رُکے رہو جیسے وہ شخص بے قرار ہوتا ہے جس سے ہاتھ پاؤں ہلانے کی قوت چھین لی جاتی ہے اور اس کے آگے بڑھنے کا راستہ بند کر دیا جائے۔ جب اللہ عزوجل تمہاری اس بے قرار کو ملاحظہ فرمائے گا تو تمہیں داخلے کی اجازت عطا فرما دے گا، اس وَقت تیری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائی ! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رَحم فرماتا ہے، اپنے مہمان کا اکرام کرتا ہے، سوال کرنے والے کو نوازتا ہے، حتیٰ کہ اپنی بارگاہ سے مُنہ موڑ لینے والے کے ساتھ بھی بھلائی کا معاملہ کرتا ہے تو (غور کرو) اپنی بارگاہ کی طرف بڑھنے والے کو کیسے کیسے انعامات عطا فرمائے گا؟

نماز شروع کرنے کا بیان

پیارے اسلامی بھائی! جب تم اپنا چہرہ قبلہ رُخ کر چکو تو یوں تصوّر جماؤ کہ تم اللہ عزوجل کے سامنے کھڑے ہو اور (اس سعادت پر) زِیادہ خوش مت ہونا کہ تم اس خوشی کے اہل نہیں، بلکہ قِیامت کے دِن اس کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کو یاد کرو اور خوف واُمید کا دامن تھام کر کھڑے ہو جاؤ، اپنے دِل کو دُنیا اور مخلوق کی طرف سے پھیر لو اور اپنی پوری توجّہ اس طرف لگادو کہ وہ اپنی بارگاہ سے بھاگنے والے کو (حاضر ہو جانے پر) واپس نہیں کرتا اور نہ ہی کسی سائل کو نا اُمید کرتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائی! جب تم ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہو تو یہ بات ذِہن میں رہے کہ وہ تمہاری عبادت اور تمہارے ذِکر کرنے کا محتاج نہیں ہے کیونکہ محتاجی تو فقراء کی صفت اور مخلوق کی علامت ہے جبکہ وہ تو بے نیاز ہے۔ اس نے تو مخلوق کو اپنی عبادت کا حکم اس لئے دیا کہ وہ اس عبادت کے وسیلے سے اس کے عفوودرگزر اور رَحمت کے قریب اور اس کے جلال اور عذاب سے دُور ہو سکیں۔ اللہ تبارَک وتعالیٰ ارشا فرماتا ہے، **والزمهم كلمة التّقوىٰ وكانوآ احق بها واهلهَا** ترجمۂ کنزالایمان: اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زِیادہ سزاوار، اور اس کے اہل تھے۔ (پ۲۶، الفتح ۲۶) ایک اور مقام پر ارشادفرمایا، **ولٰكن اللّٰه حبب اليكم الايمان وزيّنه فِي قلوبكم** ترجمۂ کنزالایمان: لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے تمہارے دِلوں میں آراستہ کر دیا۔ (پ۲۶، الحجرات۷)

پیارے اسلامی بھائی! تمہیں تو اس بات کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ عزوجل نے تمہیں اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی، اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا، **هو اهل التّقوىٰ و اهل المغفِرة** ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفِرت فرمانا۔ (پ۲۹، المدثر ۵۶) (یعنی) وہ اس کا حق دار ہے کہ اس کی مخلوق اس سے ڈرے پس وہ ان ڈرنے والوں کی مغفِرت فرمادیتا ہے۔

تلاوتِ قرآن کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا، **فاِذا قرات القران فاستعذ بِالله من الشیطٰن الرجیم ٥ انه لیس له سلطٰن علی الذین امنوا وعلی ربِّهم یتوکّلون** **ترجمۂ کنزالایمان** : توجب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مَردُود سے۔ بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے ربّ ہی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ (پ ۱۴، النحل ۹۸، ۹۹) ایک اور مقام پر ہے، **انّما سلطٰنه علی الذِین یتولونه** **ترجمۂ کنزالایمان** : اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں۔ (پ ۱۴، النحل ۱۰۰) سورۂ حج میں ارشاد فرمایا، **انّه من تولاّہ فانه' یضلّه** **ترجمۂ کنزالایمان** : جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ کردے گا۔ (پ ۱۷، الحج ۴) تم اللہ تعالٰی سے کئے گئے اپنے عہد کو یاد کرو، اس کی وحی اور اس وحی کے اُترنے کے بارے میں اس کے میثاق کو یاد کرو اور غور کرو تم اس کے کلام اور کتاب کو کس انداز میں پڑھ رہے ہو؟ لہٰذا خوب ٹھہر ٹھہر کر اور غور و تدبر سے پڑھو۔ اس کے وعدہ و وَعید، مثالوں، نصائح، احکام، منہیات اور محکمات و متشابہات کا ذِکر آنے پر (تھوڑی ہی دیر کے لئے) رُک جاؤ (اور غور و فکر کرو)۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے، **فبای حدیثٍ م بعدہ یؤمنون** **ترجمۂ کنزالایمان** : تو اس کے بعد اور کون سی بات پر یقین لائیں گے۔ (پ ۹، الاعراف ۱۸۵)

رُکوع کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! اس کی بارگاہ میں اس شخص کی مانند رُکوع کرو جس کے دِل پر اللہ عزّ وجل کے خوف سے لرزہ طاری ہو اور وہ اپنے اعضاء میں اس کے لئے عاجزی پیدا کرے، تم اپنے رکوع کو اچھی طرح پورا کرو اور اس کے حکم کی بناء پر قیام سے رُکوع میں چلے جاؤ کیونکہ تم اس کی مدد کے بغیر اس فرض کو ادا کرنے پر قادِر نہیں، تم اس کی رَحمت کے بغیر اس کی رِضا تک نہیں پہنچ سکتے، تم اس کے عفو کے بغیر اس کے عذاب سے رہائی نہیں پاسکتے۔ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جنّت میں کوئی بھی (محض) اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہ ہوسکے گا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دَریافت کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ بھی؟ (عاجزی کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا، ''ہاں میں بھی مگر یہ کہ اللہ تعالٰی مجھے اپنی رَحمت سے ڈھانپ دے۔'' (طبرانی اوسط، ج ۶، ص ۲۳، رقم الحدیث ۸۰۰۳، مطبوعة عمان، اردن)

سجدے کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس عاجز بندے کی طرح سجدہ کرو جو جانتا ہے کہ اسے اسی مٹی سے بنایا گیا ہے جس سے باقی مخلوق کو بنایا گیا، وہ پہلے پہلے پانی کا ایک ایسا غلیظ قطرہ تھا جس سے ہر کوئی نفرت کرتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی انسان اپنی اصل پر غور کرتا رہے اور اپنے اجزائے ترکیبی پانی اور مٹی پر غور کرتا ہے تو اس کی عاجزی میں اِضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی عالم میں وہ اپنے آپ سے کہتا ہے، ''تیرا ناس ہو تم نے سجدے سے اپنا سر کیوں اُٹھایا؟ تم اس کی بارگاہ میں اسی حالت میں مَر کیوں نہیں گئے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے کو اپنی بارگاہ میں قربت کے حصول کا ذَریعہ بنایا ہے۔'' چُنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

واسْجد وَاقترب ترجمۂ کنزالایمان : اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔ (پ ۳۰، العلق ۱۹) تو اس سجدے کے علاوہ کون سی چیز تجھے اس کے قریب کرے گی؟ اپنے سجدے میں اس آیت پر نظر رکھو، **منھا خلقْنکم وفیھا نُعیدکُم ومِنھا نُخرجکم تارۃ اُخریٰ** ترجمۂ کنزالایمان : ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ ۱۶، طٰہٰ ۵۵) غیراللہ کے مقابلے میں اللہ عزّ وجل سے مدد طلب کرو کیونکہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ عزّ وجل نے ارشاد فرمایا، ''جب میں بندے کے دِل میں اپنی عبادت کا شوق دیکھتا ہوں تو اس کے امورِ دُنیا کو اپنے ذِمّہ کرم پر لے لیتا ہوں۔''

تشہد کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! تشہد سے مُراد اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا، اس کا شکر کرنا، اس کے فضل میں اِضافہ اور اس کے کرم میں ہیشگی کی خواہش کرنا ہے۔ لہٰذا تم اپنی انا کے خول سے باہَر نکلو اور عملی طور پر بھی اسی طرح اس کے بندے بن جاؤ جیسا کہ تم اپنی زَبان سے اس کا بندہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ کیونکہ اس نے تمہیں بندگی کے لئے پیدا کیا اور تمہیں حکم دیا کہ اس کے ویسے بندے بنو جیسا اس نے تمہیں تخلیق کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن، پاک میں ارشاد فرمایا، **وَما کانَ لمؤمن وّ لا مؤمنۃ اِذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من اَمرھم** ترجمۂ کنزالایمان : اور نہ کسی مسلمان مَرد نہ مسلمان عورَت کو (حق) پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۳۶)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا، **ورَبّک یخْلق مایشآء ویختار ط ماکان لھم الْخیرۃ** ترجمۂ کنزالایمان : اور تمہارا ربّ پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے ان کا کچھ اختیار نہیں۔ (پ ۲۰، القصص ۶۸) لہٰذا تم بندگی کو اس کی حکمت پر راضی رہنے کے لئے اور عبادت کو اس کے حکم کی ادائیگی کے لئے اپناؤ۔ اس کی ثناء کرنے کے بعد اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرُود بھیجو کیونکہ اللہ عزّ وجل نے ان کی محبت کو اپنی محبت، ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کی پیروی کو اپنی پیروی کے ساتھ ملایا ہے۔

چُنانچہ ارشاد فرماتا ہے، قُل اِن کُنتم تُحبون اللہ فاتبعُونی یحببکم اللّٰہ ترجمۂ کنزالایمان : اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (پ۳، ال عمران ۳۱) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، من یّطع الرسول فقد اطاعَ اللّٰہ ترجمۂ کنزالایمان : جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (پ۵، النساء ۸۰) سورۂ فتح میں ارشاد فرمایا، اِنّ الذین یبا یعونک انما یبا یعون اللّٰہ ترجمۂ کنزالایمان : وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ (پ۲۶، الفتح ۱۰) اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے لئے استغفار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا، فاعْلم انّہ لآالٰہ الاّ اللہ واسْتغفِر لذنبک ولِلْمؤمنین والْمؤمناتِ ترجمۂ کنزالایمان : تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مَردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔ (پ۲۶، محمد ۱۹) جبکہ تجھے اس پر دُرود بھیجنے کا حکم دیا اور فرمایا، انّ اللّٰہ وملٰئکتہٗ یصلّون علَی النّبی ط یٰٓاَیھا الذِین امنوا صَلّوا علیہِ وسلّموا تسْلیما ترجمۂ کنزالایمان : بے شک اللہ اور اس کے فرِشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ۲۲، الاحزاب ۵۶)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

من صلی علیِ واحدۃ صلی اللّٰہ علیہ بھا عشرا وعاملہ بالفضل ترجمہ : جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی دَس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس پر اپنا فضل فرمائے گا۔ (صحیح مسلم، باب الصلوٰۃ علی النبی، ص ۲۱۶، رقم الحدیث ۴۰۸، دارابن حزم بیروت، بالتغیرما) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، ورفعْنا لک ذِکْرک ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذِکر بلند کر دیا۔ (پ۳۰، الانشراح۴) پھر انہیں اپنے معاملے میں عدل کا حکم دیا، چُنانچہ دوسروں کے لئے فرمایا، فاِذا قُضیت الصّلاۃ فانتشِرُوا فِی الارض ترجمۂ کنزالایمان : پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ (پ۲۸، الجُمُعۃ ۱۰) جبکہ ان کے لئے فرمایا، فاِذا فَرَغت فانصب ○ وَاِلی ربّک فارغب ترجمۂ کنزالایمان : تو جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دُعا میں محنت کرو اور اپنے ربّ ہی کی طرف رغبت کرو۔ (پ۳۰، الانشراح ۷،۸)

سلام کا بیان

"سلام" اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے جسے اس نے اپنی مخلوق کو عطا کیا، تا کہ وہ اس کے معنی (یعنی سلامتی) کو اپنے معاملات اور رہن سہن میں استعمال کر سکیں۔ لہٰذا جب تم کسی کو سلامت رکھنے کا اِرادہ کرو تو اپنے دوستوں کو خود سے سلامت رکھو اور اس پر رَحم کرو جو اپنی جان پر رحم نہیں کرتا (یعنی گناہوں میں مشغول رہتا ہے) کیونکہ مخلوق مصائب اور آزمائشوں میں گھری ہوئی ہے۔ لہٰذا جسے کوئی نعمت ملے اس سے شکر کا اِظہار ہونا چاہئے اور جو کسی آزمائش میں مبتلاء ہو اس کی طرف سے صَبر کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، فامّا الاِنسان اذَا ما ابتلاہ ربّہ فاکرمہ' ونعّمہ' فیقول ربِّی اکرمن ○ واَمّآ اذا ما ابتلاہ فقدر علیہ رِزقہ فیقول ربی اھانن کلا ترجمۂ کنزالایمان : لیکن آدمی تو جب اسے اس کا ربّ آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے ربّ نے مجھے عزّت دی اور اگر آزمائے تو اس کا رِزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے ربّ نے مجھے خوار کیا، یوں نہیں۔ (پ ۳۰، الفجر ۱۵، ۱۷) چُنانچہ اس کی اطاعت میں عزّت ہے اور نافرمانی میں ذِلّت ہے۔ جو خواہشاتِ نفس کا شکار رہا، اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل کر دے گا۔

دُعا کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! دُعا کے وَقت اِس کے آداب کو سامنے رکھو اور غور کرو کہ کس سے دُعا مانگ رہے ہو؟ کس طرح مانگ رہے ہو؟ کیوں مانگ رہے ہو؟ کیا سوال کر رہے ہو؟ یاد رکھو (آدابِ دُعا کا خیال رکھتے ہوئے کی جانے والی) تمہاری ہر جائز دُعا قبول ہوگی اگر تم نے شرائطِ دعا کا خیال نہ رکھا تو دعا شرفِ قبولیت کو نہ پہنچے گی۔ امام مالِک بن دِینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''تم برستی بارش کو ہلکا گمان کرتے ہو اور میں پتھروں (کے برسنے) کو ہلکا سمجھتا ہوں۔'' اگر اللہ جل جلالہ نے ہمیں دُعا کی قبولیت کا مژدہ نہ بھی سنایا ہوتا تو بھی جب ہم اس کی بارگاہ میں مخلص ہو کر دُعا کرتے وہ بھی اسے اپنے فضل سے قبول فرمالیتا اور یہ سب کیسے ہوتا جبکہ اس نے شرائطِ دعا کے ساتھ کی جانے والی دُعا کا ذِمّہ اپنے کرم پر لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے، قُل مایعبؤا بکم ربّی لولا دُعآ ؤُکم ترجمۂ کنزالایمان : تم فرماؤ تمہاری کچھ قدر نہیں میرے ربّ کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو۔ (پ ۱۹، الفرقان ۷۷) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، اُدعونی استجِب لکم ترجمۂ کنزالایمان : مجھ سے دُعا مانگو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ (پ ۲۴، مومن ۶۰) حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے اسمِ اعظم کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا، ''تم غیر اللہ کی طرف سے اپنے دِل کو فارغ کرلو پھر اس کے جس صفاتی نام سے چاہو دُعا مانگو (وہی اسمِ اعظم ہے)۔'' حضرتِ سیدنا یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''تم نام والے (یعنی اللہ تعالیٰ) کو طلب کرو۔'' رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ دِلِ غافل کی دعا قبول نہیں کرتا۔'' (تاریخ بغداد، ج۵، ص ۱۱۸، رقم الحدیث ۲۵۲۰، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، جب تم اِخلاص کے ساتھ اس کی بارگاہ میں دعا کرتے ہو تو تمہیں تین میں سے ایک شے کی بشارت ہو......یا......تو تمہیں تمہاری مطلوبہ شے دے دی جائے گی، یا تمہیں اس کے بدلے اس سے بہتر شے عطا کر دی جائے گی......یا......تم پر آنے والی کوئی مصیبت ٹال دی جاتی ہے کہ اگرچہ تم تک پہنچ جاتی تو تم ہلاک ہو جاتے اور فریادرسی چاہنے والے کی طرح دعا مانگو نہ کہ مشورہ دینے والے کی طرح (یعنی دُعا میں جزم ہونا چاہئے)۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الدعاء، ج ۲، ص ۳۱۴، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، دون قولہ "وادع دعاء مستجیر لادعاء مشیر"

نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو میرے ذِکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روکے رکھا تو میں اسے اس سے زِیادہ عطا کروں گا جتنا مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔'' (وان ھذہ روایۃ بالمعنی والا لفاظ غیرھا)

(الترغیب والترھیب، کتاب قرأۃ القران، ج ۲، ص ۲۲۶، رقم الحدیث ۲، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت) حضرتِ سیِّدُنا ابوالورّاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، ''میں نے اللہ عزوجل سے ایک مرتبہ کوئی دُعا مانگی تو اس نے میری دعا قبول فرمالی (اور مجھے اتنا نوازا) کہ میں (ساری عمر کے لئے) اپنی حاجت کو بھول گیا۔'' تم دعا کے دَوران اس حق کو قائم رکھو جو اللہ عزوجل کا تم پر ہے اور اپنی خواہش ہی کے پیچھے مت پڑو کہ وہ خوب جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے۔

روزے کا بیان

پیارے اسلامی بھائی! جب تم روزہ رکھو تو اپنے نفس کو خواہشات سے روکنے کی نیت کرو کیونکہ روزہ رکھنے میں نفسانی خواہشات کی (گویا) موت ہے، اس میں دِل کی پاکیزگی، اعضاء کی لاغری (کا راز پوشیدہ) ہے اور فقراء پر احسان کرنے، بارگاہِ الٰہی عزوجل میں حاضر ہونے، اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی یاددہانی ہے، اور (یہ سب کچھ) حساب میں تخفیف کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تمہیں روزے کی توفیق دے دینا تمہارے شکر کرنے اور روزہ رکھ کر اس کا عوض طلب کرنے سے کہیں عظیم ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

پیارے اسلامی بھائی! تمہارے اعضائے جسمانی میں سے ہر حصے کی زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کے لئے تم پر واجب ہے۔ چنانچہ دِل کی زکوٰۃ، اللہ تعالیٰ کی عظمت، حکمت، قُدرت، حُجت، نعمت، رَحمت کے بارے میں غور وفکر کرنا ہے۔ آنکھ کی زکوٰۃ کسی شے پر نگاہِ عبرت ڈالنا اور اسے شہوت بھری اشیاء کو دیکھنے سے جھکا لینا ہے۔ کان کی زکوٰۃ اس شے کو غور سے سننا جو تمہاری نَجات کا وسیلہ بن رہی ہو۔ زَبان کی زکوٰۃ اس سے وہ کلام کرنا جو تمہیں بارگاہِ الٰہی عزوجل میں مقرب بنا دے۔ ہاتھ کی زکوٰۃ انہیں شَر کی طرف بڑھنے سے روک کر بھلائی کے لئے پھیلا دینا ہے۔ پاؤں کی زکوٰۃ ان سے چل کر ایسی جگہ (مثلاً اجتماع وغیرہ میں) جانا جہاں تمہارے دِل کی دُرستی اور دِین کی سلامتی کا سامان ہو۔

حج کا بیان

پیارے اسلامی بھائی! ہر مُرید کو چاہئے کہ جب حج کرے تو ٹھکرائے جانے کے خوف سے پختہ نیّت کرے اور اس طرح تیاری کرے جیسے واپس نہ آنے کا ارادہ رکھنے والا تیاری کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اچھی صحبت میں بیٹھے، احرام باندھنے کے وَقت (گویا) اپنے آپ سے جدا ہو جائے، گناہوں کے ارتکاب سے غُسل کر لے، صدق و وَفا کا لباس پہن لے، ایسے انداز میں تلبیہ کہے جو اللہ تعالیٰ کی دعوت کے جواب کے موافق ہو، حرم میں ہر اس شے کو خود پر حرام سمجھے جو اسے اللہ تعالیٰ سے دُور کرنے والی ہو، اس کی کرسیِ کرامت کے گرد اپنے دِل سے طواف کرے، صفا پر وقوف کے وَقت اپنے ظاہر و باطن کو ستھرا کرے، شیطانوں کو کنکریاں مارتے وَقت اپنی خواہشات کو بھی کنکریاں مارے، اپنی نفسانی خواہشات کو ذبح کر ڈالے اور گناہوں کو مُنڈوا ڈالے اور اللہ کی تعظیم کی خاطر بیت اللہ کا دیدار کرے، اس کی قضاء پر راضی رہتے ہوئے حجرِ اسود کو بوسہ دے اور طواف وداع میں اللہ عزوجل کے سوا سب کو چھوڑ دے۔

سلامتی کا بیان

پیارے اسلامی بھائی! سلامتی کو طلب کرو، اے کاش تم ان میں سے ہو جاؤ جو سلامتی کو طلب کرتے ہیں اور اسے پا بھی لیتے ہیں (نہ جانے) تم کیسے آزمائش کے پیچھے پڑتے ہو حالانکہ اس زمانے میں سلامتی عزیز ہونی چاہئے اور یہ گمنامی میں ملتی ہے۔ لیکن اگر تم گمنام لوگوں میں شامل نہیں تو گوشہ نشینی بہتر ہے اگرچہ یہ گمنامی کی طرح نہیں ہے اور اگر تم گوشہ نشینی بھی نہیں تو خاموشی کا دامن تھام لو اگرچہ یہ گوشہ نشینی کی مثل نہیں اور اگر تم خاموش بھی نہیں رہ سکتے تو وہ کلام کرو جو تمہارے لئے نقصان دہ نہ ہو بلکہ مفید ہو، حالانکہ یہ خاموشی کی مانند نہیں ہے۔ اگر تم سلامت رہنا چاہتے ہو تو متضاد اشیاء میں بحث مت کرو اور اشکالات کے پیچھے مت پڑو۔ لہٰذا جو تم سے کہے کہ اَنَا (یعنی میں) تو اس سے کہو اَنْتَ (یعنی ہاں! تم) اور اگر کوئی کہے لِیْ (یعنی میرے لئے) تو اس سے کہو لَکَ (یعنی ہاں تمہارے لئے)۔" (یعنی کسی سے خوامخواہ بحث مت کرو)۔ مشہور نہ ہونے میں سلامتی ہے اور مشہور نہ ہونا عقیدت کے نہ ہونے پر موقوف ہے اور عقیدت کا نہ ہونا ان امور کو جاننے کا دعویٰ نہ کرنے پر منحصر ہے جن کی تدبیر اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، **اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ** ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں۔ (پ۲۴، الزمر ۳۶) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، **یُدَبِّرُ الاَمرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الاَرضِ** ترجمۂ کنزالایمان: کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک۔ (پ۲۱، السجدۃ ۵)

گوشہ نشینی کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! گوشہ نشین دس اشیاء کامحتاج ہوتا ہے،حق و باطل کاعلم رکھنا، زُہد اختیار کرنا، اپنے نفس پر سختی کرنا، تنہائی اور سلامتی کو غنیمت جاننا، اپنے انجام پر نگاہ رکھنا، دوسروں کو خود سے افضل سمجھنا، لوگوں کو اپنے شر سے بچانا، علم سیکھنے سے کوتاہی نہ کرنا کیونکہ فُرصت بھی ایک آزمائش ہے، اپنے کمالات کو پسند نہ کرنا، اپنے گھر کو فضول اشیاء سے پاک کر لینا اور اہلِ اِرادت کے نزدیک فضول وہ شے ہے جو ایک دِن کی حاجت سے زائد ہو اور اہلِ معرفت کے نزدیک فضول وہ جو ایک وقت سے زائد ہو، ہراس شے کو چھوڑ دینا جو اللہ تعالیٰ سے دُور کرنے والی ہو۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، **کُسن حلس بیتک** ترجمہ : اپنے گھر کے ٹاٹ کی مثل بن جا۔" (تحفۃ الاحذی، باب ماجاء فی بیع من یزید، ج ۴ ص ۴۶۲، مطبوعۃ قدیمی کتب خانہ) حضرتِ عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام نے فرمایا، "اپنی زبان کا مالک بن، تمہارا گھر تمہیں کافی ہو، اپنے نفس کو نقصان پہنچانے والے دَرندوں اور جلتی ہوئی آگ کی مثل جان، پہلے لوگ اس پتے کی مثل تھے جس پر کانٹے ہوتے ہیں لیکن اب یہ وہ کانٹے بن چکے ہیں جن کے ساتھ کوئی پتا نہیں ہے، پہلے یہ بیماری کی حالت میں علاج سے شفایاب ہو جاتے تھے اور اب یہ خود ایسی بیماری بن چکے ہیں جو لاعلاج ہے۔" حضرتِ داؤد طائی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، "آپ لوگوں سے گھلتے ملتے کیوں نہیں ہیں؟" ارشاد فرمایا، "میں ان لوگوں سے کیسے گھل مل سکتا ہوں جو میرے عیوب اپنا لیتے ہیں۔" عظیم وہ ہے جسے مخلوق پہچانتی نہ ہو اور چھوٹا وہ جس کی عزّت نہ کی جاتی ہو۔ جو اللہ عزّ وجل سے مانوس ہوتا ہے وہ دوسری ہر شے سے گھبراتا ہے۔ حضرتِ سیّدنا فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، "اگر تم ایسی جگہ جاسکو جہاں نہ تم کسی کو پہچانتے ہو اور نہ کوئی تمہیں پہچانتا ہو تو وہاں ضرور جاؤ۔" حضرتِ سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، "میں چاہتا ہوں کہ ایک جبّہ پہن لوں اور ایسی بستی میں چلا جاؤں جہاں کوئی بھی مجھے نہ جانتا ہو، نہ کوئی مجھ سے ملے اور نہ رات کا کھانا پیش کرے۔" نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "عنقریب ایک زمانہ آئے گا جس دِن اپنے دِین پر مضبوطی سے قائم رہنے والا اپنے ہاتھ پر چنگاری رکھنے کی مثل ہو گا اور اس کے لئے تم جیسے پچاس کا ثواب ہو گا۔" (سنن ابنِ ماجہ، کتاب الفتن، ج ۴، ص ۳۶۵، مطبوعۃ دارالمعرفۃ بیروت، بتغیرما) گوشہ نشینی (یعنی تنہائی اختیار کرنے میں) میں اعضاء کی حفاظت ہے، قلب کی کشادگی ہے، مخلوق کے حقوق کا ساقط ہو جانا ہے، دُنیا کے دروازے کی بندش، شیطانی ہتھیاروں کی تباہی اور ظاہر و باطن کی تعمیر ہے۔

عبادَت کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! فرائض کی ادائیگی کو لازم پکڑلو کیونکہ اگر تم نے اپنا فرض پورا کرلیا تو تم لائقِ تحسین ہو، فرائض کی حفاظت کے لئے نوافل کو اختیار کرو، جیسے جیسے تمہاری عبادَت میں اضافہ ہوتا جائے، تمہارا شکر اور خوفِ خدا عزّ وجل بھی بڑھتا چلا جائے۔ حضرتِ یحیٰی بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''مجھے فرض کو چھوڑ کر فضائل کے درپے ہونے والے پر حیرانگی ہے کیونکہ جس کے ذِمّے کوئی قرض ہو وہ قرض خواہ کو اس کے قرض کے برابر بھی تحفہ دے ڈالے تو مدّت پوری ہونے پر وہ قرض خواہ ادائیگیٔ قرض کے مطالبے میں حق بجانب ہوگا۔'' حضرتِ ابوبکر ورّاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، ''اس زمانے میں چار کو چار پر قربان کرو، فضائل کو فرائض پر، ظاہر کو باطن پر، نفس پر مخلوق کو، عمل پر کلام کو۔''

غور و فکر کا بیان

پیارے اسلامی بھائی ! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں غور کرو، هَلْ اَتٰی علی الاِنسان حین من الدّهر لم یکن شیئا مّذکورًا ترجمۂ کنزالایمان : بے شک آدمی پر ایک وَقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔ (پ ۲۹، الدھر ۱)

چنانچہ غور کرو کہ تمہاری حیثیت کیا ہے؟ اپنی نگاہوں کے سامنے دُنیا کے جاتے رہنے پر عبرت پکڑو، کیا یہ کسی کے پاس باقی رہی؟ اس دُنیا میں سے کچھ باقی رہنا ایسا ہی ہے کہ پانی پانی میں مل جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''دُنیا میں سے آزمائشوں اور مصائب کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔'' (سنن ابنِ ماجہ ، کتاب الفتن، ج۴، ص ۳۸۶، رقم الحدیث ۴۰۳۵، مطبوعة دارالمعرفة بیروت) حضرتِ سیِّدُنا نوح علیہ السلام سے پوچھا گیا، ''اے انبیاء علیہم السلام میں سے سب سے طویل عُمر پانے والے نبی! آپ نے دُنیا کو کیسا پایا؟'' ارشاد فرمایا، ''دو دَروازوں کی مثل، ایک سے داخل ہوا اور دوسرے سے باہَر نکل گیا۔''

غور وفکر کرنا ہر بھلائی کی جڑ ہے، یہ ایک ایسا آئینہ ہے جو تجھے تیری اچھائیاں اور بُرائیاں دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شکر، اس کی مدد، اس کی بہترین توفیق کے ساتھ یہ گفتگو تمام ہوئی، خدائے وحدہ لاشریک لہ کا شکر ہے۔

شیخ محمد بن علی اپنی کتاب ''دلیل الطالب الی نهایة المطالب'' میں فرماتے ہیں، ''راہِ سلوک کا مسافر جب خرقہ پہننے کا اِرادہ کرے تو اس پر واجِب ہے کہ وہ اپنی پہلی زِندگی میں پہنے جانے والے کپڑوں کو خیر آباد کہہ دے اور اس گروہ کا بہترین لباس صوف ہے جس کی طرف انہیں منسوب بھی کیا جاتا ہے (اور انہیں صوفی کہا جاتا ہے) یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے شک سب سے پہلے حضرتِ آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ عنہا تھے اور ہمارے نبی جو سب نبیوں سے افضل ہیں، بھی ایک عباء زیبِ تن فرمایا کرتے تھے جس کی قیمت پانچ دِرہم تھی۔ صوف کا لباس اسی شخص کو پہننا چاہئے جس کا نفس غلاظتوں سے پاک ہو چکا ہو۔

حضرتِ سیّدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تم اس وَقت تک لباسِ صوف نہ پہنو جب تک اپنا دِل پاکیزہ نہ کرلو۔'' کیونکہ جو ناقص اور اَدھورا ہونے کے باوُجود لباسِ صوف پہنے گا، اللہ تعالیٰ اسے دھتکار دے گا۔ پس جب کوئی شخص لباسِ صوف پہنے تو اس کے حروف (یعنی ص، و، ف) کے وظائف بھی اپنائے۔

یہ وظائف تین ہیں،

(۱) صاد کا وَظیفہ صدق (یعنی اِخلاص)، صفا (یعنی پاکیزگی)، صیانت (یعنی گناہوں سے بچنا)، صبر اور صلاح (یعنی نیکی) ہے۔

(۲) واوَ کا وظیفہ وصلہ (یعنی پہنچنا)، وفا نبھانا اور وجد (یعنی پالینا) ہے۔

(۳) فاء کا وظیفہ فرح (یعنی خوشی) اور تفجع (یعنی خیر خواہی کا جذبہ رکھنا) ہے۔

اور اگر مرقع (یعنی پیوند والا لباس) پہنے تو اس پر ان چار حرف کا حق ادا کرنا لازم ہے، چُنانچہ

(i) میم کا حق معرفت، مجاہدہ اور مذلت (یعنی اپنے آپ کو ذَلیل جاننا) ہے۔

(ii) راء کا حق رَحمت، رأفت (یعنی مہربانی کرنا)، ریاضت (یعنی کوشش) اور راحت ہے۔

(iii) قاف کا حق قناعت، قربت، قوت اور قولِ صادق (یعنی سچ کہنا) ہے۔

(iv) عین کا حق علم، عمل، عشق اور عبودیت (یعنی بندگی) ہے۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیوند دار لباس پہننے کا حکم دیتے ہوئے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا، ''اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو مُردوں کی صحبت سے بچو اور اپنے کپڑوں کو استعمال کرنا اس وَقت تک ترک نہ کرو جب تک ان میں پیوند نہ لگ جائے۔'' واللہ اعلم (جامع ترمذی، کتاب اللباس، ج ۳، ص ۳۰۳، رقم الحدیث ۱۷۸۷، مطبوعة دار الفکر بیروت، بتغیر قلیل)

تمت بالخیر